تکثیر الماء
المعروف
دریا بہا دیے ہیں
مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
نور اللہ مرقدہٗ
مُفتی مُحمّد فیض احمد اُویسی رضوی
www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

تکثیر الماء

المعروف

دریا بہا دیئے ہیں

از:فیضِ ملت ، آفتابِ اہلسنت ، امام المناظرین ، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ القوی

تحقیق و تخریج مع تحشیہ

اِدارہ تحقیقاتِ اُویسیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

تمہید

امابعد! حضور سرورِعالم ﷺ کے معجزات میں ایک معجزہ تھوڑی شے کو زیادہ کر دینا بھی ہے منجملہ اُن کے، قلیل پانی کو کثیر کر دینا ہے۔"**المعجزات**"کتاب میں فقیر نے ایسے معجزات کو تفصیل سے لکھا ہے۔یہاں صرف چند نمونے عرض کرتا ہوں تاکہ اہلِ اسلام کو یقین ہو کہ حضور نبی پاک ﷺ مختارِ کل ہیں۔ویسے ہی اس موضوع پر فقیر کی ضخیم تصنیف ''اِخۡتِیَارُ الۡکُلُ لِمُخۡتَارِ الۡکُلُ'' ہے اِس کا مطالعہ کیجئے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۷محرم الحرام۱۴۳۰ھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ ﷺ

''تکثیر الماء'' مختلف طریقوں سے ہُوا یعنی تھوڑے پانی کو زیادہ کرنے کے لئے کبھی جانِ دوعالم ﷺ پانی میں اپنا دستِ مبارک رکھ دیتے تھے اور کبھی کُلی کر کے پانی میں ڈال دیتے تھے لیکن یہ محض ایک طریق کار تھا ورنہ پانی بڑھانے کے لئے فقط آپ ﷺ کا ارادہ کافی ہوتا تھا یہی مذہب حق ہے۔

روایات

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو واقعہ ذکر کیا ہے اُس میں آپ ﷺ نے ایسا کوئی (خاص) طریقہ اختیار نہیں کیا، اُس کے باوجود سب لوگ سیراب ہو گئے۔ ہم اِس واقعہ کو اِختصار سے پیش کر رہے ہیں۔

تفصیلِ واقعہ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں ایک رات پانی ختم ہو گیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے وضو کے لئے پانی کا جو برتن میرے پاس تھا اُس کو منگایا، اُس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اُس سے مختصر سا وضو فرمایا اور اُس سے جو پانی بچا اُس کے متعلق فرمایا کہ اِس کو محفوظ رکھنا آئندہ چل کر اِس سے ایک بڑا معجزہ ظاہر ہو گا۔

جب دن چڑھ چکا اور آفتاب کی گرمی سے ہر چیز جلنے لگی تو لوگوں نے آپ ﷺ کو فریاد کی:

يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ أَطْلِقُوا لِي غُمَرِي قَالَ وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيضَأَةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيَرْوَى قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّينَ رِوَاءً

ترجمہ: ''یارسول اللہ ﷺ! ہم تو پیاس سے مرے'' آپ ﷺ نے فرمایا ''نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہوگی'' پھر فرمایا میرا چھوٹا پیالہ لاؤ پھر آپ ﷺ نے پانی کا برتن منگوایا تو رسول اللہ ﷺ پانی انڈیلنے لگے اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو پانی پلانے لگے تو جب لوگوں نے دیکھا کہ پانی تو صرف ایک ہی برتن میں ہے تو وہ اس پر ٹوٹ پڑے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنا رویہ دُرست رکھو تم میں سے ہر ہر فرد پانی پی کر

سیر اب ہوگا"لوگوں نے اِس اِرشاد پر فوراً عمل کیا توآپﷺ نے وضو والے برتن سے پانی ڈالنا شروع کیا اور میں پیالے بھر بھر کر لوگوں کو پلانے لگا یہاں تک کہ جب مجمع بھر میں میرے اور رسول اللہﷺ کے علاوہ کوئی نہ رہا توآپﷺ نے فرمایا"اب تم بھی پی لو"، میں نے عرض کی"جب تک آپﷺ نہ پی لیں میں کیسے پی سکتا ہوں!"آپﷺ نے فرمایا"طریقہ یہی ہے کہ جو تقسیم کرنے والا ہوتا ہے اُس کا نمبر سب سے آخر میں ہوتا ہے" چنانچہ میں نے پانی پی لیا پھر آپﷺ نے بھی نوش فرمایا۔(صحیحین)[1]

اگر کہیں کنواں خشک ہو جاتا توآپﷺ کی برکت سے اُس میں بھی پانی کی بے حد فراوانی ہو جاتی تھی۔

حضرت براءبن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلح حدیبیہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں؛

قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا۔[2]

ترجمہ: فرمایا حدیبیہ کے واقعہ میں ہماری تعداد چودہ سو تھی۔حدیبیہ ایک کنواں تھا جس کا سارا پانی ہم نے کھینچ کھینچ کر نکال لیا حتیٰ کہ اُس میں پانی کا ایک قطرہ تک باقی نہ چھوڑا۔(یہ خبر رسول اللہﷺ تک بھی پہنچ گئی۔)چنانچہ آپﷺ تشریف لائے اور اُس کے کنارے پر بیٹھ گئے اور پھر ایک برتن میں کچھ پانی منگوا کر وضو فرمایا اور کلی کر کے وہ پانی اُس کنویں میں ڈال دیا۔کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ اتنا پانی بڑھ گیا کہ ہم نے خود بھی سیر ہو کر پیا اور اپنے اُونٹوں کو بھی پلایا۔

فائدہ: حدیبیہ والے کنویں کے پاس تو جانِ دو عالمﷺ بنفس نفیس موجود تھے لیکن اگر کنواں کسی دور دراز مقام پر ہوتا تھا تو اِس مشکل کا حل بھی آپﷺ کے پاس موجود تھا۔

---

(1) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة،باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها ، صفحة٣١٢و٣١٣، رقم الحديث ١٤٤٧، مطبعة دارالفكر بيروت)

نوٹ؛ صحیح بخاری میں ہمیں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

(2) صحيح البخارى,كتاب المناقب,باب علامات النبوة في الاسلام، صفحة٨٨١،رقم الحديث٣٥٧٧،دارابن كثيردمشق بيروت)

زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم نے عرض کی "یارسول اللہ ﷺ ہمارا ایک کنواں ہے جب جاڑوں کا موسم آتا ہے تو اِس کا پانی ہم کو کافی ہوتا ہے اور ہم اِس کے گرد آباد ہو جاتے ہیں اور جب گرمی کا موسم آتا ہے تو اِس کا پانی بہت کم رہ جاتا ہے اور ہم اپنے اِرد گرد کے پانیوں پر پھیل کر متفرق ہو جاتے ہیں حالانکہ ہمارے چاروں طرف دُشمن آباد ہیں۔ آپ ﷺ ہمارے سات (۷) کنکریاں منگوائیں انہیں اپنے ہاتھ میں مَلا، کچھ دُعا پڑھی اور فرمایا "اچھا اِن کنکریوں کو لے جاؤ اور جب اپنے کنویں پر جانا تو اِن کو بِسمِ اللہ کہہ کر ایک ایک کر کے ڈالنا" صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی تو کنوئیں میں اِتنا پانی ہو گیا کہ ہم کوشش کر کے بھی اِس کی تہہ کو نہ دیکھ سکتے تھے۔ (ابوداؤد شریف)[1]

کنوؤں کی طرح کم چشمے سے بھی جانِ دوعالم ﷺ کی توجہ سے پانی کی نہر رواں ہو گئی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت کا واقعہ بیان کرتے ہیں جب غزوہ تبوک کا سفر اِختتام پذیر ہونے کو تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنْ شَآءَ اللہُ کل تم تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے اور اُس وقت تک نہیں پہنچو گے جب تک کہ دن چڑھ نہ جائے تو جو شخص بھی وہاں پہنچے وہ تاوقتیکہ میں نہ آجاؤں، پانی کو ہاتھ نہ لگائے" جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ چشمہ تسمے کی طرح باریک بہہ رہا ہے اور دو شخص ہم سے پہلے تبوک کے چشمے پر پہنچ چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اِن دونوں سے پوچھا "تم نے اِس کے پانی کو ہاتھ تو نہیں لگایا؟" اُنھوں نے عرض کی "جی لگایا تو ہے" اِس پر رسول اللہ ﷺ نے اظہارِ ناگواری فرمایا۔ اُس کے بعد صحابہ نے چلو بھر بھر کر اِس چشمے سے تھوڑا تھوڑا پانی جمع کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اِس میں اپنا دستِ مبارک اور چہرہ مبارک دھویا اور وہ پانی اِس چشمے میں ڈال دیا۔ اُسی وقت سے اِس سے بے تحاشا پانی اُبل پڑا اور لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ اُس کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا "معاذ! اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو عنقریب تم اِس جگہ اتنا پانی دیکھو گے کہ اُس سے باغات پُر ہوں گے"[2]

---

(1) [يا رسول الله إن لنا بئرا إذا كان الشتاء وسعنا ماؤها فاجتمعنا عليه وإذا كان الصيف قل وتفرقنا على مياه حولنا الخ
(المعجم الكبير، زياد بن الحارث الصدائي كان ينزل مصر،رقم الحديث ٥٢٨٥،الجزء الخامس الصفحة ٢٦٣،مكتبة ابن تيمية القاهرة]
[دلائل النبوة للبيهقي ،جماع أبواب عمرة الحديبية ،باب ذكر البيان أن خروج الماء من بين أصابع رسول الله صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ كان غير مرة الخ، السفر الرابع، الصفحة ١٢٧،دارالديان للتراث القاهرة]
[جامع الأحاديث،مسند زياد بن الحارث الصدائى رضى الله عنه، رقم الحديث ١٥٠٩٦، الجزء السابع، الصفحة ٤٦١و٤٦٢،(البغوى، كر،وقال هذا حديث حسن) دارالفكربيروت لبنان] نوٹ؛ابوداؤد میں حدیث ہمیں نہیں ملی۔

(2) قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَداً إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتَّى يَضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَ فَلاَ يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئاً حَتَّى آتِيَ. فَجِئْنَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلاَنِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ:هَلْ مَسِسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئاً. فَقَالاَ نَعَمْ. فَسَبَّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلاً قَلِيلاً حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ ثُمَّ غَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ فَاسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَاءً هَا هُنَا قَدْ مَلأَ جِنَاناً
(مسند الامام احمد بن حنبل،حديث معاذ ابن جبل،الجزء التاسع،رقم الحديث ٢٢٧٧٠٣،الصفحة ١٤٠،دارالكتب العلمية بيروت)

علمِ غیب

اِس معجزہ میں اختیارُ الکُل کے ثبوت کے علاوہ علمِ غیب کے دلائل بھی بکثرت ہیں۔

دودھ میں برکت

پانی کی طرح دودھ میں بھی جانِ دوعالمﷺ کی توجہ سے ایسی برکت پیدا ہو جاتی تھی کہ تھوڑا سا دودھ بیسیوں افراد کو کافی ہو جاتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ (ایک وقت مجھ پر ایسا بھی گزرا کہ) میں بھوک کی وجہ سے کبھی زمین سے اپنا کلیجہ لگالیتا تھا اور کبھی اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ایک دن میں اُس راستے پر جا بیٹھا جس سے مسلمان گزرا کرتے تھے۔ میرے سامنے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو میں نے اِن سے قرآن کی ایک آیت کا مطلب محض اِس لئے پوچھا کہ شاید میرا حال پوچھیں اور مجھ کو اپنے ساتھ لے جاکر کچھ کھانے کو دیں مگر وہ گزرتے ہوئے چلے گئے اور اُنھوں نے میری بات نہ پوچھی۔ پھر حضرت ابوالقاسمﷺ گزرے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور میرے چہرے بلکہ دل میں جو خواہش تھی اِسے پہچان گئے فرمایا''ابوہر''(نوٹ: عربی زبان میں پیار بھرے تخاطب (سامنے ہو کر باتیں کرنا، مکاطب ہونا) کے وقت مخاطب کا نام مختصر کر دیا جاتاہے اِسی بناء پر حضورﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''ابوہر'' سے پکارا) میں نے کہا''جی یارسول اللہﷺ!''فرمایا''آؤ میرے ساتھ چلو'' چنانچہ میں آپﷺ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔آپﷺ گھر میں تشریف لے گئے پھر میں نے اِجازت مانگی تو آپﷺ نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔آپﷺ نے ایک پیالے میں دودھ رکھا ہوا پایا تو دریافت فرمایا:''یہ دودھ کہاں سے آیا؟'' گھر والوں نے کہا''اِسے فلاں مرد یا عورت نے (راوی کو اس میں شک ہے) آپﷺ کے پاس ہدیہ بھیجا ہے''آپﷺ نے خوش ہو کر مجھ سے فرمایا ''ابوہر''میں نے کہا''جی یارسول اللہﷺ''فرمایا:''اہلِ صفہ کے پاس جاؤ اور اُن کو میرے پاس بُلالاؤ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحابِ صفہ صرف اِسلامی مہمان تھے اُن کا نہ کہیں گھر بار تھا، نہ کوئی کاروبار تھا۔ جب کبھی رسول اللہﷺ کے پاس کہیں سے کوئی صدقہ خیرات کا کھانا آتا تو آپﷺ اِسے اِنھیں لوگوں کے پاس بھیج دیتے اور خود اِس میں سے کچھ نہ لیتے اور جب ہدیہ آتا تو آپﷺ خود بھی اِس میں سے کچھ تناول فرماتے اور اصحابِ صفہ کو بھی اس میں شریک کر لیتے۔ مجھ کو یہ اصحابِ صفہ کا بلوانا ذرا شاق گزرا (بُرا لگا) اور میں نے دل میں سوچا کہ اصحابِ صفہ کی تعداد تو بہت ہے۔ یہ ایک پیالہ بھلا کیا کافی ہوسکے گا میں زیادہ مستحق تھا کہ اس دودھ سے اتنا پینے کو مل جاتا جس سے مجھ میں کچھ جان آجاتی۔ جب وہ لوگ آتے تو رسول اللہﷺ مجھی کو تقسیم کا حکم دیتے اور اُمید نہ تھی

(الرحیق المختوم،غزوة تبوك، الجیش الإسلامي إلی تبوك،الصفحة ۴۳۴،ادارة الشوون الاسلامیة دولة قطر)

کہ اُس میں سے کچھ بچ کر مجھے بھی مل سکے گا مگر کرتا کیا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو خوشی سے ماننے کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا۔ غرض جب میں اصحابِ صفہ کے پاس آیا اور دعوت پہنچائی تو وہ سب لوگ آپہنچے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اجازت مل گئی توسب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ والا پیالہ مجھے دیتے ہوئے فرمایا "ابوہر!" میں نے کہا "جی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!" فرمایا "یہ لو اور ان میں تقسیم کردو" میں نے وہ پیالہ لے کر ہر ایک آدمی کو باری باری دینا شروع کر دیا جب وہ خوب سیر ہو لیتا تب پیالہ مجھے واپس کرتا۔ جب میں وہ پیالہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پہنچا تو بقیہ سب لوگ سیر ہو کر پی چکے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیالہ مجھ سے لے کر دستِ مبارک پر رکھا پھر میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا "ابوہر!" میں نے عرض کیا "جی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!" فرمایا "تو اب میں (اور) تم ہی باقی رہ گئے ہیں؟" میں نے عرض کیا "جی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" فرمایا "بیٹھو اور پیو" میں بیٹھ گیا اور پینے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار بار فرماتے جاتے "اور پیو اور پیو" آخر میں نے کہا "اُس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینِ حق دے کر بھیجا، اب میرے پیٹ میں ذرا گنجائش نہیں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اچھا تو لاؤ مجھے پلاؤ" میں نے وہ پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی تعریف کی "بسم اللہ" پڑھی اور بقیہ دودھ پی لیا۔ (بخاری شریف)[1]

---

(1) أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ آللَّهِ الَّذِى لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ (مسنداحمد، سنن البیہقی، دلائل النبوۃ، شعب الایمان، ریاض الصالحین وغیرہ کتب میں لفظ "آللّٰہِ" کی بجائے "وَاللّٰہِ" ہے) إِنْ كُنْتُ لأَعْتَمِدُ بِكَبِدِى عَلَى الأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ ، وَإِنْ كُنْتُ لأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِى مِنَ الْجُوعِ ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِى يَخْرُجُونَ مِنْهُ ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ، مَا سَأَلْتُهُ إِلاَّ لِيُشْبِعَنِى ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ، ثُمَّ مَرَّ بِى عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ، مَا سَأَلْتُهُ إِلاَّ لِيُشْبِعَنِى ، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ، ثُمَّ مَرَّ بِى أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِى وَعَرَفَ ، مَا فِى نَفْسِى وَمَا فِى وَجْهِى ثُمَّ قَالَ : أَبَا هِرٍّ . قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ: الْحَقْ. وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ ، فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ ، فَأَذِنَ لِى ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِى قَدَحٍ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ. قَالُوا أَهْدَاهُ لَكَ فُلاَنٌ أَوْ فُلاَنَةُ . قَالَ: أَبَا هِرٍّ. قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ: الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِى. قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الإِسْلاَمِ ، لاَ يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلاَ مَالٍ ، وَلاَ عَلَى أَحَدٍ ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ ، وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا ، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ ، وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا ، فَسَاءَنِى ذَلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِى أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا ، فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِى فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ ، وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِى مِنْ هَذَا اللَّبَنِ ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا ، فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ ، وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ: يَا أَبَا هِرٍّ. قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ .قَالَ: خُذْ فَأَعْطِهِمْ. قَالَ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ ، فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ ، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِىَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ. قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ: بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ. قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ:اقْعُدْ فَاشْرَبْ. فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ . فَقَالَ: اشْرَبْ . فَشَرِبْتُ ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: اشْرَبْ. حَتَّى قُلْتُ لاَ وَالَّذِى بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ:فَأَرِنِى. فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى ، وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ۔

(صحیح البخاری: کتابُ الرقاق باب كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَأَصْحَابِهِ،وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا رقم الحديث۶۴۵۲، صفحة۱۶۲۸، دارابن کثیردمشق بیروت)

پھلوں اور دیگر غذائی اجناس میں حیران کُن برکات کا ظہور

قَالَ الشَّعْبِیُّ حَدَّثَنِی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهُ اُسْتُشْهِدَ یَوْمَ أُحُدٍ ، وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ ، وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا ، فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِیْ اُسْتُشْهِدَ یَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيرًا ، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَتِهِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِیْ ، وَأَنَا وَاللهِ رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِیْ وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ ، فَسَلِمَ وَاللهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتَّى أَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِی عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً۔ (1)

ترجمہ: امام شعبی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُن کے والد شہید ہوگئے اور اُن پر کچھ قرض تھا۔ علاوہ ازیں چھ بیٹیاں بھی اُن کے پسماندگان میں شامل تھیں۔ جب کھجور توڑنے کا زمانہ آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی "آپ ﷺ کو معلوم ہی ہے کہ جنگِ اُحد میں میرے والد شہید ہوگئے تھے اور اُن پر بہت قرض تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے کھجوروں کے ڈھیروں کے پاس چلیں تاکہ قرض خواہ آپ ﷺ کو وہاں دیکھ کر مطالبے میں کچھ نرمی کریں" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کے الگ الگ ڈھیر لگاؤ" بس میں نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہ ﷺ کو بلا لایا۔ (آپ ﷺ تشریف لائے) جب قرض خواہوں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا تو یکبارگی میرے خلاف بہت مشتعل ہوگئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ ماجرا دیکھا تو اِن میں سے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین (۳) بار گھومے پھر اسی پر بیٹھ گئے۔ پھر مجھ سے فرمایا "جاؤ اور اپنے قرض خواہوں کو میرے پاس بلا لاؤ" اُس کے بعد رسول اللہ ﷺ اُن کو ناپ ناپ کر کے دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد پر جو قرض کی امانت تھی وہ سب ادا کردی اور میں تو اِس پر راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد پر جو قرض ہے وہی ادا کروادے، خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی بچا کر نہ لے جاسکوں لیکن آپ ﷺ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے وہ سب کے سب ڈھیر بالکل بچا دیئے اور جس ڈھیر پر رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے اُس میں سے تو گویا ایک کھجور بھی کم نہ ہونے پائی۔

(1) صحیح البخاری, کتاب الوصایا, باب قضاء الوصی دیون المیت بغیر محضر من الورثة رقم الحدث ۲۷۸۱، صفحة ۶۸۱، دارابن کثیردمشق بیروت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی راوی ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کھانے کو کچھ مانگا آپ ﷺ نے اُس کو تھوڑے سے جَو مرحمت فرمادیئے تو کچھ دن تو وہ آدمی، اُس کی بیوی اور اُن دونوں کے آئے گئے مہمان اُسی میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن اُس نے وہ جَو ناپ ڈالے۔ اِس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا" کاش! تم نے اُسے ناپا نہ ہوتا تو تم برابر اُس میں سے کھاتے رہتے اور وہ اُسی طرح باقی رہتا"(مسلم شریف)[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اپنی زوجہ مطہرہ کے ساتھ شب باشی فرمائی تو اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حریرہ (ایک قسم کا حلوہ) پکا کر اُسے پتھر کے ایک برتن میں رکھ دیا اور مجھ سے کہا کہ انس! اِسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ، تو میں اُسے لے کر حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میری والدہ نے آپ ﷺ کو سلام کہا ہے اور عرض کی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں ایک حقیر سا ہدیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اچھا! اِسے رکھ دو اور جا کر فلاں، فلاں اور فلاں کو بلا لاؤ" پھر فرمایا "جو شخص بھی تمہیں ملے اُسے بلا لاؤ" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا اُن کو اور جو مجھے ملتا گیا اُس کو بھی میں بلا لایا۔ اُس کے بعد جعد (راوی کا نام) نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اُن سب کی تعداد کُل کتنی ہوگی؟ تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تین سو (۳۰۰) سے کچھ زائد تھے پھر مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "انس! وہ برتن لے آؤ" اِسی دوران مہمان آنا شروع ہوگئے اور صفہ و حجرہ دونوں بھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دَس (۱۰) دَس (۱۰) آدمی حلقہ بنا کر بیٹھیں اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُن دسوں نے کھایا اور پیٹ بھر کر کھایا۔ اِس طرح ایک ٹولی کھا کر نکلتی اور دوسری ٹولی اندر جاتی یہاں تک کہ سب نے کھا لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا" اَنَس! اب اِسے اُٹھاؤ" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ بتا نہیں سکتا کہ جب میں نے وہ پیالہ لا کر رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب اُس کو اُٹھایا۔[2]

---

(1) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ فَأَتَى النَّبِىَّ –صلى الله عليه وسلم– فَقَالَ « لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ

(صحيح مسلم كتابُ الفضائل، باب فِى مُعْجِزَاتِ النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،رقم الحديث ٥٨٤٠،صفحة١١٤٢، مطبعة دارالفكر بيروت)

(2) عَنِ الْجَعْدِ أَبِى عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّى أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِى تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّى وَهِىَ تُقْرِئُكَ السَّلاَمَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّى تُقْرِئُكَ السَّلاَمَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ « ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِى فُلاَنًا وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا وَمَنْ لَقِيتَ. وَسَمَّى رِجَالاً قَالَ :فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ. قَالَ قُلْتُ لأَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ زُهَاءَ ثَلاَثِمِائَةٍ. وَقَالَ لِى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ. قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا -قَالَ: فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ. فَقَالَ لِى: يَا أَنَسُ ارْفَعْ. قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِى حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ الخ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہوا کرتے تھے تو صبح شام ایک ہی پیالے میں کھانا کھاتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ میں اُس پر دس (۱۰) آدمی بیٹھتے ،اُن کے بعد پھر اور دس (۱۰) آدمی اُسی پر بیٹھ جاتے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد کہتے ہیں "یہ برکت اُس میں ہوتی کہاں سے تھی؟" جواب ملا کہ "تم کو تعجب کس بات پر ہے؟ یہ برکت وہاں سے آتی تھی یہ کہہ کر آسمان کی طرف اِشارہ فرمایا (یعنی آسمان سے آتی تھی)"[1]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ کے لئے مدینہ کے ارد گرد خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھوکا دیکھا۔ میں فوراً لوٹ کر بیوی کے پاس آیا اور میں نے پوچھا تمہارے یہاں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ پر شدید بھوک کا اثر دیکھا ہے۔ اُس نے ایک تھیلا نکالا اُس میں ایک صاع جَو ہوں گے۔ اِس کے علاوہ ہمارے یہاں گھر کا پلا ہوا بکری کا بچہ تھا۔ چنانچہ میں نے اُس کو ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیسے، اِدھر وہ آٹا پیس کر فارغ ہوئی اور اُدھر میں گوشت بنا کر فارغ ہو گیا اور اُس کی بوٹیاں بنا کر ہانڈی میں ڈال دیں۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری کا ارادہ کیا تو بیوی نے کہا "دیکھنا (ذرا سا کھانا ہے) ہم کو رسول اللہ ﷺ اور اُن کے ہمراہیوں میں شرمندہ نہ کرنا" چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے چپکے سے آپ ﷺ کے کان میں کہا "یا رسول اللہ ﷺ ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جَو کا آٹا پیسا ہے۔ پس آپ ﷺ اور چند لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تشریف لے آئیں" یہ سُن کر رسول اللہ ﷺ نے عام اعلان فرمادیا " اے خندق کھودنے والو! جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تم سب کی دعوت کی ہے لٰہذا جلدی سے چلو" پھر مجھ سے فرمایا "جب تک میں نہ آؤں اپنی گوشت والی ہانڈی چولہے سے نہ اُتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانا" میں گھر آیا اور لوگوں کے آگے آگے رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے تھے۔ میں تیزی سے بیوی کے پاس آیا (اور سب ماجرا کہا) اُس نے کہا "یہ سب کیا دھرا تمہارا ہی ہے" میں نے کہا "میں نے تو تمہارے کہنے کے مطابق خاموشی کے ساتھ ہی آپ ﷺ کو اِطلاع دی تھی لیکن کیا کروں کہ اب سب آگئے" میں نے آٹا نکال کر آپ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے اُس میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور دعائے برکت فرمائی پھر فرمایا "اب ایک عورت بلالاؤ جو تمہارے ساتھ روٹیاں پکاتی رہے اور اپنی ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دیتی رہو مگر دیکھنا ہانڈی چولہے کے اُوپر سے اُتارنا مت"۔ اُس وقت کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار (۱۰۰۰) تھی۔ خدا کی قسم سب نے وہ

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب زَوَاجِ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُولِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ، الحدیث ۳۳۹۷، صفحة ۶۷۰و۶۷۱، مطبعة دارالفکر بیروت)

(1) عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُومُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ. قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلاَّ مِنْ هَهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ-

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْعَلاَءِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

(سنن الترمذی، کتابُ المناقب، باب ماجاء فِي آيَاتِ إِثْبَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، رقم الحدیث ۳۶۴۵، الصفحة ۱۰۳۹، دارالفکر بیروت لبنان)

کھانا کھالیا یہاں تک کہ سب لوگ کھا کر واپس ہو گئے اور کھانا باقی رہ گیا اور ہماری ہانڈی جیسی تھی ویسی ہی بھری رہی اور آٹا بھی اُتنا ہی پڑا رہا۔[1]

نوٹ: اِس سے مزید تفصیل فقیر کی تصنیف "الحقائق شرح الحدائق" اور "البشرات فی المعجزات" میں پڑھیے۔

فقط والسلام

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۷ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

☆...☆...☆

---

(1) سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضى الله عنهما قَالَ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا ، فَانْكَفيتُ إِلَى امْرَأَتِى فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَىْءٌ فَإِنِّى رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا . فَأَخْرَجَتْ إِلَىَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا ، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِى ، وَقَطَّعْتُهَا فِى بُرْمَتِهَا ، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لاَ تَفْضَحْنِى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ . فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ . فَصَاحَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَىَّ هَلاً بِكُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ ، وَلاَ تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِىءَ. فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِى ، فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ . فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِى قُلْتِ . فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا ، فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ : ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِى وَاقْدَحِى مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلاَ تُنْزِلُوهَا ، وَهُمْ أَلْفٌ ، فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا ، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِىَ ، وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ .

(صحیح البخاری کتابُ المغازی،باب غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ وَهْىَ الأَحْزَابُ ، رقم الحدیث ۴۱۰۲، صفحة۱۰۰۸، دارابن کثیردمشق بیروت)

ادارہ تحقیقاتِ اُویسیہ کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

الحمدللہ! بزمِ فیضانِ اُویسیہ پاکستان (ٹرسٹ)ملک وبیرونِ ملک،اشاعتی و غیر اشاعتی طرز پر مسلک ِ حق اہلِ سنت و جماعت کی خدمات میں سالوں سے مصروفِ عمل ہے۔جس میں خاص طور پر حضور فیضِ ملت ، شیخ القرآن والتفسیر حضرت علامہ الحاج الحافظ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ رحمۃ اللہ القویّ کی تصانیف سے عوامِ اہل سنت کو فائدہ پہنچانا ایک نمایاں کوشش ہے ۔ تاہم ضرورت اس امر کی تھی کہ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کی کتب و رسائل کو معیاری طرز پر تحقیقی مراحل سے گزار کر منظرِ عام پر لایا جائے لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لئے بزمِ فیضانِ اُویسیہ پاکستان (ٹرسٹ) کے کراچی کے ذمہ داران نے علمائے کرام کی خدمات حاصل کیں اور ایک ادارہ بنام ''ادارہ تحقیقاتِ اُویسیہ'' قائم کیا۔ اس ادارہ کے قیام کی ضرورت کیوں پیش آئی؟اس کا جواب یہ ہے کہ ماضی میں حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کی کتب مختلف پبلشرز چھاپتے رہے تاہم اس میں کتابت کی اغلاط ، سُرخی (Heading)اور متن(Text)میں عدمِ فرق ، عربی و غیر عربی رسم الخط(Fonts)کا بسا اوقات امتیاز نہ ہونا، وغیرہ اُمور اصلاح طلب تھے لہٰذا بشمول حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کے مریدین و متعلقین کے ،علماء کرام و دیگر اہلِ علم حضرات شدت سے منتظر تھے کہ حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کے علمی خزانہ پر کوئی تحقیقی کام شروع کیا جائے اور اُن کو تحقیق و تخریج مع تسہیل کے بعد اعلیٰ طباعت کے مراحل سے گزار کر عوام الناس تک پہنچایا جائے لہٰذا مذکورہ اُمور کی اصلاح کے ساتھ ساتھ حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کی کتب و رسائل (جن کی تعداد کم وبیش 5000ہے)کی از سرِ نو تحقیق و تخریج مع تسہیل کرکے عوامِ اہل سنت تک پہنچانے کے لئے ادارہ تحقیقاتِ اُویسیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

ایک اچھے اور مستحکم ادارے کو بنانے اور پھر باقاعدگی سے چلانے کے لئے کثیر رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس ضمن میں بزمِ فیضانِ اُویسیہ پاکستان (ٹرسٹ) کے مڈل ایسٹ کے ساتھیوں سے جب تعاون کے لئے اپیل کی گئی تو انہوں نے''لبیک'' کہتے ہوئے اپنے حقیقی و اعلیٰ خلوص کا ثبوت دیا اور ہر ماہ باقاعدگی سے فنڈ بھجوا کر اس خواب کی تکمیل کو یقینی بنا دیا۔

"اللہ کریم اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے صدقہ و طفیل ہمارے ان بھائیوں کے رزق میں کشادگی فرمائے اور انہیں اپنے اس عمل پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ "(آمین)

اس ادارے کو جگر گوشۂ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ حضرت علامہ مفتی ابو الایاز محمد فیاض احمد اُویسی دامت برکاتہم القدسیہ کی سرپرستی حاصل ہے اور آپ ہی کی مشاورت و معاونت کے ساتھ ادارے کے معاملات کو حتمی قرار دیا جاتا ہے نیز یہ کہ ادارے سے منسلک علمائے کرام اپنے علمی تجربہ کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی تمام تر کوششیں کتب کی تخریج و تصحیح میں لگائے ہوئے ہیں۔ ایک کتاب کمپوزنگ، عربی متن کی تصحیح مع اعراب، اُردو مشکل الفاظ کی تسہیل ، حواشی اور مکمل حوالہ جات کے بعد اپنے تمام تر مراحل طے کرتے ہوئے چھپنے کے لئے تیار ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو تا صبح قیامت سرسبز و شاداب رکھے اور ترقی و کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔

آمین بجاہِ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ادارہ تحقیقاتِ اُویسیہ)